اللہ اکبر

سمرنا کی خونین داستان

(یعنی)

اُن مظالم کا مختصر بیان جو یونانیوں
نے سمرنا کی مسلم آبادی پر کئے

جسکو

ایک باہمت مسلمان کے صرف خاص سے خلافت کمیٹی ضلع میرٹھ نے

منشی مشتاق احمد صاحب ناظم قومی دار الاشاعۃ

محلہ کوٹلہ شہر میرٹھ کی اجازت سے

قمرانی پریس میرٹھ میں باہتمام منشی بشیر الدین پرنٹر چھپواکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

التماس

سمرنا میں یونانیوں نے جو مظالم ترکوں پر کئے ہیں اُنکی داستان اسقدر طویل اور جگرخراش ہے کہ نہ زبان سے بیان ہو سکتے ہیں اور نہ قلم سے لکھے جا سکتے ہیں۔ اور اُنپر یہ سب مظالم صرف اسوجہ سے ہوئے اور ہو رہے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں۔ بیرونی دُنیا کی خبریں جو ہندوستان میں آتی ہیں وہ اسقدر قلیل اور یک رُخی ہوتی ہیں کہ اُنسے اصلی حالات کا ظاہر ہونا مشکل ہے لیکن پھر بھی جسقدر حالات سامنے ہیں وہ ایسے ہیں کہ اگر آپکے پہلو میں پتھر نہیں ہے بلکہ دل ہے۔ اور آپ میں اسلامی ہی نہیں بلکہ انسانیت کی ذرہ برابر بھی حمیت ہے تو نا ممکن ہے کہ آپ ان حالات کو سنکر چین سے رہیں اور آرام سے زندگی بسر کریں۔ یہ مختصر حالات مختلف اخبارات مختلف رسائل اور کتب کی مدد سے آپکے سامنے پیش کرتا ہوں تاکہ آپ دیکھیں اور معلوم کریں کہ دُنیا میں پیروانِ اسلام پر کیا کیا مصیبتیں آرہی ہیں۔ اور وہ کس طریقہ سے اُنکو برداشت کر رہے ہیں۔ مظالم کی تفصیل اسقدر ہے کہ حد بیان سے باہر ہے صرف مئی جون جولائی ۱۹۲۱ء یعنی تین ماہ کے مظالم و آلام کی تفصیل جو سوئزرلینڈ کی انجمن عثمانی نے شائع کی اور جس کا ترجمہ دارالاشاعت سیاسیات مشرقیہ سبزی منڈی دہلی نے شائع کیا ڈیڑھ سو صفحہ سے زائد ہے (یہ ترجمہ سمرنا میں یونانی مظالم جسمیں مفصل حالات ہیں، دارالاشاعت سیاسیات مشرقیہ سبزی منڈی دہلی سے مل سکتا ہے) پھر جبکہ تین ماہ کے مظالم کا یہ حال ہے تو آج جبکہ دو سال ہو گئے ہیں آپ خیال کر سکتے ہیں کہ انکے مختصر بیان کیلئے بھی یہ رسالہ کہانتک کام دے سکتا ہے لیکن میں نے محض اسوجہ سے کہ مختصر رسالہ ہر شخص کے ہاتھ میں پہونچ سکے بہت اختصار سے کام لیا ہے۔

آپ بغور ان حالات کو پڑھیں اور اُسکے بعد یہ دیکھیں کہ آپنے اُنکی مصیبت کم کرنیکے لئے کیا کیا۔ اُنکی مصیبت آپکے رونے سے کم نہیں ہو سکتی اُنکے لئے ضرورت ہے کہ آپ اپنی جیب کو خالی کریں اور جسقدر ہو سکے اُنکو مالی امداد دیں۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ تم نیکی حاصل نہیں کر سکتے جبتک تم اس چیز

[illegible]

یہ مختصر طور پر مظالم کا بیان ہے لیکن اسمیں کوئی بات بھی فرضی نہیں ہے ہر بات کیلئے کافی ثبوت اور مختلف شہادتیں غیر طرفدار انگریز اور خود یونانیوں کی علاوہ مسلم اصحاب کی موجود ہیں اور جو کمیشن اتحادیوں نے بھیجا تھا اس کی رپورٹ بھی انکے ثبوت کے لیئے کافی ہے۔

یونانی افواج نے سمرنا پر قبضہ کرتے ہی اپنی عادت دیرینہ کے مطابق وہاں کی رعایا پر ظلم و ستم وحشیانہ طریقہ پر کرنا شروع کر دیا اور مقامی یونانیوں نے اُن سے ملکر اور بھی اُنکے ہاتھوں کو مضبوط کر دیا۔ آبادیوں کو جلا دینا ترکوں کا قتل عام کرنا بیچاری عورتوں بچوں بوڑھوں کو بلا امتیاز قتل کرنا عورتوں کی عصمت دری کرنا اُنکے لئے معمولی بات تھی۔ ترک تو خیر مسلمان تھے اگر کوئی یونانی بھی اتفاقیہ انسانی ہمدردی سے متاثر ہو کر ترکوں کی حمایت کرتا تھا تو وہ بھی اُسی سزا کا مستوجب ہوتا تھا کہ جسکے ترک تھے۔

ویسے تو عام طور پر تمام سمرنا کی مسلم آبادی کو یونانیوں نے تباہ کرنے میں کمی نہیں کی لیکن خصوصیت سے ہیمن اور ایدن کے علاقہ کو بالکل تباہ کر دیا۔ شہر کے شہر میں آگ لگائی اور پھر زندہ آدمی اگر اُس سے نکلکر بھاگتے تھے تو اُنکو نکلنے نہیں دیتے تھے اور آخر وہ اُسی آگ میں جلکر خاک سیاہ ہو جاتے تھے۔ ذیل میں مختصر فہرست اُن مقامات کی دیجاتی ہے کہ جن کو یونانیوں نے آگ لگا کر تباہ کر دیا اور وہاں کی آبادی کو تباہ کر دیا۔ یہ صرف ایک علاقہ ایدن اور برغاموکے ہیں۔

۱۔ ارشادیہ	۵۔ تیلینی	۹۔ کورجہ اوبہ	۱۳۔ چنگولی
۲۔ شکران	۶۔ الادجالار	۱۰۔ اگرکیول	۱۴۔ جمعہ بی
۳۔ کوزاک	۷۔ بوزکوئی	۱۱۔ ینی وجی	۱۵۔ یوری غول
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۶۔ [illegible]

۱۸- حمزہ لی
۱۹- کرغذ کوزاک
۲۰- کلارغہ
۲۱- مہاجر
۲۲- فورقلی
۲۳- کوجہ لروما
۲۴- باباکوئی
۲۵- قرہ پونار
۲۶- عثمان دکی
۲۷- جفر بیلی
۲۸- قرنکودا
۲۹- اہیر کوئی
۳۰- سیوزنیکلی
۳۱- ومیراغاسی
۳۲- کلیس کوئی
۳۳- نائیلی
۳۴- التی کیولو
۳۵- چک سورت
۳۶- سندیق لی

۳۹- عمر بیلی
۴۰- عکزویری
۴۱- امیر
۴۲- تکلی
۴۳- گل حصار
۴۴- ویری کوئی
۴۵- قزلیجہ پونار
۴۶- طہناڈجی
۴۷- حاجی علی
۴۸- عرب قیوسی
۴۹- متہو باغ
۵۰- میلیر تیقی
۵۱- رئیس کوئی
۵۲- قزلیجہ کوئی
۵۳- ینی کوئی
۵۴- بالطہ کوئی
۵۵- بارت چیک
۵۶- اہرس کوئی
۵۷- عبدالرحمٰن

۶۰- اچیک لی
۶۱- عثماں پورغوی
۶۲- عماق لی کوئی
۶۳- پونہ روبرہ سی
۶۴- داش من
۶۵- اداہ مری
۶۶- معمورۃ الحمید
۶۷- قرہ باش
۶۸- گوجک گوپین لر
۶۹- بلاث جیک
۷۰- ازم لی حمیدلر
۷۱- امیر بیلی
۷۲- اکرک کوئی
۷۳- ازرولر
۷۴- غموج کوئی
۷۵- تبد جیک
۷۶- چرکس کوئی
۷۷- سرجی کوئی
۷۸- قلہ کوئی

۸۱- حاجی عثمان عباسی
۸۲- قمراشکلی
۸۳- حاجی کیورت لر
۸۴- کلیسہ کوئی
۸۵- اچاغی بالطہ کوئی
۸۶- اندرون آغا
۸۷- دیبورت کوئی
۸۸- عیسی
۸۹- ملہلان
۹۰- امام کوئی
۹۱- کوجہ کوئی
۹۲- چریک لر
۹۳- کرلی قنوی
۹۴- عبدل لر
۹۵- الت گونی لی
۹۶- محمدلر
۹۷- طاغ بلیسہ
۹۸- سیک سر
۹۹- قرہ آغاج لی

اس سے زیادہ کیا شہادت ہوسکتی ہے کہ خود مسیحی پادری جو دنیزلی میں یونانی قوم کا صدر اور کلیسا کا بشپ ہے (ہر یسوسٹموس اور دوسرا ارمن قوم کا صدر اور بشپ بابکین ہر دو پادریوں نے ایک یادداشت اتحادیوں کو دی جسمیں لکھا کہ"

یونانیوں نے شہر اور گاؤں معہ ان زندہ آدمیوں کے جو اُن شہروں میں تھے اور اُن سامانوں کے جو اُن کے گھروں میں تھے اور باغوں اور کھیتوں کے اس طرح جلا دئے جیسے وہ جلانے کے لئے ایندھن ہیں۔

آگے چلکر وہ لکھتے ہیں کہ" یونانی فوج کی وحشتیں سب کی سب مسلمانوں کیلئے ہیں۔ جس سے یہ بات بالکل صاف ہوگئی کہ یہ تمام مظالم مسلمانوں پر کئے گئے اور وہاں کی عیسائی آبادی کو کوئی گزند نہیں پہونچا اور اسلامی آبادیاں برباد کی گئیں اور جلائی گئیں۔

مسٹر اسٹامتھ (یونانی) کا بیان

مسٹر اسٹامتھ (یونانی) صدر عدالت ایدن۔ کا مختصر بیان حسب ذیل ہے۔

نازلی سے چند سر برآوردہ مسلمانوں کو گرفتار کر کے انھوں نے قتل کردیا اور ایدن کے راستہ میں جسقدر گاؤں ہیں اُنکو لوٹا اور جلایا اور وہاں کی مسلم آبادی کو گولیوں کا نشانہ بنایا۔ ایدن کے یونانی فوجی آفیسر نے دیسی یونانیوں کو آتشی اسلحہ سے مسلح کیا اور اُن کے ساتھ باقاعدہ فوج بھیجی اور انھوں نے ملکر تمام مقامات کو لوٹا اور جلایا اور جس شخص کو ٹرکی ٹوپی پہنے دیکھا یا مسلمان ہونیکا شبہ کیا اُس کو نیست و نابود کردیا۔

اپنے گھر میں بند رہا۔ اس کے بعد انھوں نے لکھا ہے کہ۔

یونان کا وحشی جسنے باغ اسلام کو برباد کرنے کی ٹھان لی ہے اور جو اپنے دل میں اسلام کو دنیا سے مٹا دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ بہادری سے عاری اور انسانیت کا دشمن اُس نے مینڈرہ کے تمام شہر کو قتل عام اور آتش زنی سے برباد کر دیا اور شریف اور مجسم اخلاق مسلمانوں کو مشین گنوں سے برباد کیا۔ اُن کی عورتوں تک کو زندہ نہ چھوڑا اور اُن کے شیر خوار بچوں کو بھی گولیوں سے مار ڈالا اور ہزاروں کو آگ میں زندہ جلا دیا۔

وحشیانہ سفاکیوں کے اس نظارہ سے جو میں نے دیکھا ہے میرا دل درد و الم سے معمور ہو گیا ہے اور میرا ضمیر مجھے یونانی ہونے پر ملامت کر رہا ہے۔

مندرجہ بالا بیان ایک یونانی کا ہے۔ اب ہم ایک انگریز اور ایک فرانسیسی کا بیان درج کرتے ہیں تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ غیر مسلم اصحاب ان مظالم کے متعلق کیا کہتے ہیں۔

کپتان ڈکسن جانسن (ایک انگریزی آفیسر) کے خط کا اقتباس

یونانیوں نے ہر اس آدمی کو قتل کر دیا جس نے "زیٹو دینی زیلوس" کا نعرہ بلند کیا آفیسروں کی یونیفارم اُتار لی اُنکے جوتے چھین لیے سمرنا کے گورنر جنرل کو بہت بے عزت کیا اُس کی ٹوپی کو پیروں میں روندا ان کی حرم کو بے حرمت کیا۔ اُن کا محل لوٹ لیا۔ اُن کے آفیسر اعلیٰ کو زخمی کیا اور اُن کے بھائی کی ہر چیز لوٹ لی۔ اس (ڈاکٹر کی) منگنی کی انگوٹھی بھی چھین لی اُنکی اُنگلی کا نشان میں نے دیکھا ہے۔ بہت سے ترکوں کی انگلیاں محض انگوٹھیوں کی وجہ سے ترکوں نے کاٹ لیں۔ گاؤں میں تو صرف لوٹا ہی نہیں بلکہ اُنکو ٹکر جلا بھی دیا۔ یونان

جو لوگ ہجرت نہ کر سکے یا گھروں سے نکلتے ہوئے یونانیوں کو مل گئے وہ یا تو زندہ جلا دئے گئے یا بندوق و توپ کا نشانہ ہو گئے یا تلوار سنگینوں کے ذریعہ سے ہلاک کر دیئے گئے۔

ایک واقعہ نظیر کے طور پر پیش کرتا ہوں کہ

چار مسلمان عورتوں پر جب یونانی سپاہی حملہ آور ہوئے تو انھوں نے اپنی عصمتوں کو بچانے کے لئے اپنے شوہروں کی بندوقیں اٹھا کر استعمال کیں۔ اس جرم پر اُن وحشیوں نے اُن چاروں کو پکڑ کر لکڑیوں کے انبار میں ڈال دیا اور اسپر پٹرول چھڑک کر آگ لگا دی۔

شہر ایدن کے علاوہ ان لوگوں نے ۶۹ سے زیادہ گاؤں برباد کئے اور جسقدر مسلمانوں کے کھیت تھے ان سب کو جلا دیا میرا اندازہ ہے کہ صرف ایک صوبہ ایدن میں دس ہزار مسلمان شہید ہوئے اور ایک لاکھ سے زیادہ ہجرت کر گئے ان مہاجرین کی یہ حالت ہے کہ کسی کے پاس اُن کپڑوں کے علاوہ جو وہ پہنے ہوئے ہیں اور کپڑا نہیں ہے اور گرم کپڑوں کے نہونیکی وجہ سے نمونیا اور فالج کے مرض میں مبتلا ہو کر مر رہے ہیں

یہ واقعات لکھنے کے بعد یہ آفیسر لکھتا ہے کہ میں نہیں سمجھ سکتا کہ آخر اتحادی بیڑہ کیوں یونانیوں کے مظالم کو خاموشی سے دیکھ رہا ہے۔ یونانی شہری اور فوجی سخت سفاکیاں اور بے رحمیاں کر رہے ہیں۔ اور ترکوں کی شرافت کا یہ حال ہے کہ وہ ان تمام باتوں کے جواب میں ایک حرکت بھی ایسی نہیں کرتے جسکو یونانی وحشی بہانے کے طور پر اپنے مظالم کی وجہ بتا سکیں

ایک فرانسیسی کا بیان

ایم پیر لوٹی نے مندرجہ ذیل پرائیوٹ چھٹی عثمانی لیگ کے نام بھیجی تھی یہ چھٹی اسکے پاس فرانسیسی بیڑے کے ایک اسکے ساتھی نے اسکے نام بھیجی تھی اور اسمیں سمرنا کے اندر یونانیوں کے داخلہ کا ذکر

۱۵ مئی کو صبح کے سات بجے یونانی جنگی جہازات الیوارف اور ملنوسی نامی معہ چند فوجی جہازوں کے سمرنا کے سامنے آکر لنگر انداز ہوئے اور اس بڑی دھمکی کا علم عثمانی حکام کو ہوئے بغیر یونانی افواج کرنیل ذافریٹ کی ماتحتی میں جہازوں سے اُترنے لگی چالیسویں اور پچاسویں انفنٹری اور ایذومینوں کی ایک رجمنٹ اس سپاہ میں شامل تھی۔

بندر پر اسوقت بڑی بھیڑ جمع ہوگئی تھی بڑے گرجے کے پادری نے اسکو اپنا فرض تصور کیا کہ وہاں آکر مذہبی تقاریر سے مشتبہ مواقع کی بابت راسخ الاعتقاد لوگوں کو اُبھارے۔

ترکوں نے فوج کی خشکی پر اترنے کی کوئی مخالفت نہیں کی انکی افواج بارگوں میں بند ہوگئیں بلکہ اس خفیف واقعہ سے بہت عرصہ قبل (جس سے مغرور فاتحین کو ہر قسم کی اجازت ملتی تھی) اس امر کی تیاری کر لی تھی کہ وہ اسلامی آبادی پر قبضہ بلا نیت انتقام ہونے دیں۔

کرایہ کے استعال دینے والے اپنی اپنی جگہ پر موجود تھے، اور مزید اطمینان کیلئے یونانی صلیب احمر نے مقدونیہ کے کمیت جیوں کے دو نہایت کم ظرف گروہ مسلح کر لئے تھے اور ان کو یونانی تارپیڈو کشتیوں کے ذریعہ ایشیائے کوچک میں پہنچا دیا اور مختلف حکام کی رپورٹوں سے یہ امر پایۂ یقین کو پہنچ گیا ہے کہ سمرنا کے یونانی قزاق جو یونانی سپاہ کے خیر مقدم کو آئے تھے اور اسکے گرد حلقہ باندھے ہوئے موجود تھے وہ سب کے سب علانیہ ریوالور لئے ہوئے تھے، قصداً یا اتفاقیہ انکی ٹولی میں سے ایک گولی فیر کیگئی جو مغرور فاتحین (جو نمودار تھے) کے درمیان ناقابل بیان خطرہ کا باعث ہوئی بہادر یونانی فیر کرتے ہوئے ہر سمت کو بھاگ رہے تھے، جس سے گڑبڑ اور زیادہ پھیل گئی، اسوقت کا ذکر ہے کہ دیگر یونانی سپاہ نے جو پہلے کنٹجنٹ کے پیچھے جا رہی تھی، غیر مخصوص ترکی بارگوں پر فیر کرنے شروع کر دیے، ان کو جو کچھ بھی سگنل دیے گئے اسکے باوجود اور سفید جھنڈا فوراً بلند کئے جانے کے باوجود یونانیوں نے ان ترکی افسروں پر جو ایک روز

... چند گولیاں چھٹنے پر یا ان کے جوانوں کی جانب سے
گولیاں چلانا بیان کرنے پر قتل عام کے متوقعہ آثار نمایاں ہو گئے، یونانی بارگوں پر
جھپٹ پڑے، اور اسکے مقیموں کو ہلاک یا مجروح کر دیا۔

گھاٹوں پر ترکی خواتین کو بے پردہ کیا گیا اور ان کی توہین کی گئی یونانی مسلمانوں کو مخاطب کر کے باآواز بلند کہہ رہے تھے "میں تیرا نبی تیرا مذہب ہوں"۔ لفظ نبی کو یونانیوں کی زبان پر چڑھا ہوا ہے۔ ترکوں کو مجبور کیا گیا کہ وہ فیض ٹوپیاں اُتار اُتار کر پاؤں تلے روندھیں، اگر وہ انکار کریں تو ان کو سمندر میں پھینکا جاتا تھا یا سنگینوں سے ان پر حملہ کیا جاتا تھا۔

غیظ و غضب میں یونانی اندھے ہو رہے تھے کہ یونانیوں نے پندرہ محبان وطن کو قتل کر ڈالا جو اپنے عہدہ کی حیثیت کی عثمانی فیض ٹوپی اوڑھے ہوئے تھے، اور انھوں نے فرانسیسی اسٹیشن ماسٹر دو اطالی اور ایک انگریزی رعایا وغیرہم کو جان سے مار ڈالا۔

یونانی کمانڈر نے محاصرہ کی حالت کا حکم دیدیا تھا۔ اسلئے قتل و غارت گری مسلح سپاہ کی زیر حفاظت واقع ہوتی رہیں، چالیسویں انفنٹری نے لٹیروں اور بلائیوں کی مدد کی تھی، دوسری رجمنٹیں انکی تقلید میں عجلت سے کام لے رہی تھیں، ایک گروہ کی صورت میں مقید کر دیے گئے تھے اور ان کے مکانات جلا ڈالے گئے۔

لیکن، یونانی صرف مسلمانوں ہی کی جائداد پر حملہ آور نہیں ہوئے، انھوں نے عثمانی بینک فرانسیسی سفارت خانہ کا گودام وغیرہ بھی لوٹ لیا۔

انھوں نے یہاں تک کیا کہ بلیکٹروں (قزاقوں کو جو سمرنا میں یونانی آبادی کا عنصر عالم ہے ہتیار تقسیم کر دیے اور انکی بیبیوں کو بھی ہتیار دیدیے جنھوں نے لڑکوں کی لاشوں کو بے حرمت کرنے میں ان سے کام لیا جنکا عثمانی ہسپتال میں انبار لگا ہوا تھا۔

کا سامنا کرنا پڑا اسکا جسم سنگینوں کے زخموں سے چھلنی ہوگیا ہے شہر کے پھاٹکوں پر تین غیر مسلح جندارمی نہایت خاموشی کے ساتھ اپنے گھروں کو واپس سوار جا رہے تھے، اور انکو کچھ خبر نہ تھی کہ سمرنا میں کیا ہو رہا ہے وہ بھی نہایت بیدردی کے ساتھ ہلاک کردئے گئے۔

ایک اور مقام پر ہمارے بیڑے کے ایک افسر نے دیکھا کہ ایک یونانی پٹرول ایک ضعیف آدمی کا تعاقب کیئے چلا جارہا ہے اور ایک کارپول اسکے سر پر آہنی بندوق کا کندہ مارتا جارہا ہے۔

اس نے کارپول سے دریافت کیا کہ تم اس غیر مسلح بڈھے کو کیوں مارتے ہوئے اس لئے کہ یہ خوفناک آدمی ہے اسکے مکان سے اسلحہ برآمد ہوئے ہیں کیسے اسلحہ؟ بعد میں معلوم ہوا کہ صرف دو سو گرام چھوٹے چھروں کے سو گرام شکاری بارود کے اور کارتوس کے دو خالی بکس ان اسلحہ کی تفصیل میں شامل تھے۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوجاتا ہے کہ عطارد کی سعد اور سبھ گھڑی کے بعد مریخ کی منحوس ساعت آجاتی ہے، جبکہ پٹرول سڑکوں پر گشت لگا رہے تھے تو ایماندار یونانی انکی رہنمائی کر کے خطرناک آدمیوں کے مکانات تک ان کو پہنچا دیتے تھے اور اسکا پتہ نشان بتاتے تھے، یہ خطرناک آدمی اتفاق سے اس پتہ بتانے والے کا ہمیشہ قرضخواہ ہی ہوا کرتا تھا، اور اس کا حساب دم بھر میں چکتا ہوجاتا تھا۔

اسی اثنا میں ترک جو اسیر کر لئے گئے تھے، انکو دانہ پانی کچھ نہ دیا گیا، انگریزی افسروں نے جو ان سے ملنے جاتے تھے، اس بیدردی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی، یونانی فوجی حکام نے چوکنے ہو کر ترکی خواتین کو اجازت دیدی کہ وہ قیدیوں کو کھانا پہنچا دیں جب وہ کھانا لیکر جاتی تھیں تو یونانی جوان انکا مذاق اڑاتے تھے انکو بے نقاب کرتے تھے اور صرف اس صورت

یہ ہیں سچے حالات سمرنا کے ہم اُمید رکھتے ہیں کہ باوجود ان لوگوں کی مخالفت کے جنکا فائدہ اس راز کو پردۂ اخفا میں رکھنے ہی سے ہے اسکو طشت از بام کیا جائیگا سمرنا میں یونانیوں کے داخلہ کی فرد واصلیاتی تین سو ترک ہلاک اور چھ سو مجروحین کی ہے ،

فرانسیسی اخبارات اس قابل یادگار دن کی کیفیت ان الفاظوں میں بیان کرتے ہیں یونانی سپاہ ایک عالم کی اشتیاق بھری نظروں کے ساتھ میں سمرنا کے اندر اتری تھیں پہلے لمحے کا اشتیاق چشم زدن میں مٹنا شروع ہوگیا اور یونانی افواج کا کمانڈر اس سوچ میں پڑگیا کہ کہیں اسکی قلعی کھلجانے پر اتحادیوں کی اندھا دھند ہمدردی کے باوجود سمرنا کا معاملہ پبلک میں انقلاب نہ پیدا کردے۔

پس اسنے مناسب خیال کیا کہ وہ اپنی نکتہ چینیوں کی پہلے سے پیش بندی کرے اور ایک حکم شائع کرکے اسنے کچھ خانہ بدوشوں کے رویہ کو موردِ الزام بنایا جس کے ساتھ انصاف کرنا جنگی کونسل کا کام ہے۔ ہمکو یقین کامل ہے کہ ان خانہ بدوشوں کو پھانسی کی رسی یا گولی کا بالکل خوف و خطر نہیں ہے کیونکہ اسی کے مستوجب ہیں، بلکہ اسکے برعکس وہ اسی وقت سے نہایت عزّت کی زندگی بسر کرتے ہیں اور خبر گیری سے آزاد ہیں۔

واقعات سمرنا (جنکو زیر عنوان "حادثات" ترکی اخباروں نے لکھا ہے) سے ظاہر ہوتا ہے کہ یونانی نہ صرف دوسرے ملک کی علمبرداری حکومت کے ناقابل ہیں، بلکہ خود اپنی نگرانی کیئے جانے کے مستحق ہیں۔

اگر ہم اس آرمینیم کی رائے معلوم کرنا چاہتے ہیں جسپر ترکوں کی جانب داری کا مشکل شبہ ہوسکتا ہے کہ وہ حسب ذیل الفاظ میں پیر منسل کی اولاد کے کارناموں کو ثبت کرتا ہے وہ سیدھے سادھے الفاظ میں بیان کرتا ہے کہ اکثر ہمکو قتل کیا گیا ہے لیکن ہمارے ساتھ

ایسے طریقے سے ہمارے عقائد کی توہین کی ہے۔

آخر میں اسکواڈرن کے ڈویژن کے ایک افسر اعلیٰ کا فقرہ نقل کرنے دیجیے، جس نے اپنی رپورٹ کے خاتمہ پر لکھا ہے کہ۔

"یونانیوں کا رویہ شرمناک اور وحشیانہ تھا" (اخبار خلافت)

اب جبکہ آپنے یونانی - انگریزی - فرانسیسی غیر طرفدار شہادتیں دیکھ لیں اس سے آپکو ان مظالم کی کیفیت معلوم ہوگئی - آپ خیال کر سکتے ہیں کہ یہ غیر مسلموں کی شہادتیں ہیں اور پھر بھی کسقدر لکھ رہے ہیں - اب ہم اخبار خلافت سے وہ تحریریں آپکے سامنے پیش کرتے ہیں ایک تو وہ میموریل ہی جو ہز ہائنس توفیق پاشا کی خدمت میں سمرنا کی مسلم آبادی نے پیش کیا - اور دوسرے جنرل نادر پاشا کی رپورٹ ہے - اور اسکے بعد مختصر واقعات پیش کیے جاوینگے۔

سمرنا کا سانحۂ ہائلہ

میموریل

پیش کردہ کمیٹی تحفظ حقوق عثمانیہ

بخدمت ہز ہائنس توفیق پاشا عثمانی

مختار عام پیس کانفرنس

مورخہ ۱۳ر جون ۱۹ئہ

کے پورا کرنیکی غرض سے جو ترکی نیک نامی کو توہین اور دروغ بافی سے ملوث کرنے میں بھی ذرا تامل نہیں کرتے اس غیر وفادارانہ طریقے سے ہمارے موجودہ مستقبل رویہ کے متعلق مہذب دنیا میں بے اعتباری کا بیج بو دیتے ہیں، حالانکہ ہمارا رویہ اسی آزادی اور صداقت کے مطابق ہے جو دور جدید کے ضمیر میں مضمر ہے پس کمیٹی تحفظ حقوق عثمانی سمرنا جناب عالی کی خدمت میں ملتمس ہے کہ جناب مہربانی فرماکر حسب ذیل شکایتوں کو ان اعلیٰ درجہ کی پولیٹیکل حلقوں کی توجہ اور جوش مساوات کے علم میں لے آئیں۔

ایسے وقت میں جبکہ ہر شخص ان خون کی ندیوں کے کنارے جو بیدردی کے ساتھ بہائی گئی ہیں توجہ کناں ہی، یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ یہ عالمگیر جنگ نے جسکے آغاز اور طوالت کی ذمہ داری ان بعض حکومتوں کے ڈائرکٹروں کے سر عاید ہوتی ہے جو اپنے لوگوں کی آواز کو ہر طرح بند کرنیکی قدرت رکھتے تھے) ہر دل میں یہ توقع پیدا کردی ہے کہ اب دوامی امن ہو جائیگا جسکی بنا پر انسانیت اور انصاف کے صحیح اصولوں پر ہوگی، جناب اس امر سے بخوبی آگاہ ہیں کہ ہمارے ملک کی اس امید کو جو خلاف توقع ضرب سب سے پہلے لگی وہ سمرنا پر یونانی افواج کا پہلے سے ٹھانی ہوئی وحشت کے ساتھ قبضہ کرنا تھا۔

یہ قبضہ اس مقصد کو دل میں لیکر کیا جاتا ہے کہ یونانی قلیل تعداد کے جوئے کے نیچے جسکو یونانی کارروائیوں سے تقویت دینا ٹھان لیا گیا معلوم ہوتا ہے۔ ولایت ایدن کے بیشمار مسلمانوں کی کثیر تعداد کے جلد خاتمہ کر دینے کی پالیسی کیواسطے ایک مناسب حال زمین تیار کریجاے۔ اپنی ہستی کو قائم رکھنے کے حق اور ترکوں کے جذبات قومی و خودداری کے مقابلہ سے موثر ہونے سے ان خیالات میں بیحد اختلاف پیدا ہو گیا ہے جو سلطنت عثمانیہ کو بری یونانی حکومت میں باعث امتیاز ہیں لیکن اس سے تمام مسلمان آبادی اپنی سلامتی کے انجام

بعد سے اب تک روا رکھے گئے ہیں اور روا رکھے جاتے ہیں وہ عثمانی دورِ حکومت میں ایک روز بھی روا نہیں رکھے گئے یونانی فوج نے ان شرمناک افعال کا مسلمانوں کے ارتکاب کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں کیا جنکو زمانہ قدیم کے وحشی قبول کرنے میں بھی ایسے وقت میں جبکہ وہ بڑی اور خونی قربانیوں کے بعد کسی قصبہ کو بازور رکھا کرتے۔

دیسی یونانی صدیوں سے ترکوں کے فیاضانہ رویہ کی بدولت امن وچین کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ اور جو مراعات ان کو عطا کی گئی تھیں وہ باعث امتنان ہیں۔ ان لوگوں نے سب سے زیادہ دولت کمائی اور سلطنت کے وسیع ذرائع سے مستفیض ہوئے اور ترکوں نے ملک میں امن وسکون قایم کرنیکی غرض سے اپنا خون بیدریغ بہایا یہ برادران یوسف جنکی خوشحالی اور ترقی کی خاطر ہم اس درجہ کو پہنچے سب سے پہلے وہ لوگ تھے جنھوں نے اپنے یونانی ہم مذہبوں کی بری نظیر پیش کی۔

یونانی سپاہیوں اور شہریوں کے تباہ کن غیظ وغضب کی نگاہ جن چیزوں پر سب سے پہلے پڑی وہ وردیاں اور قومی علامات کی تصویریں وغیرہ تھیں۔ آج مقبوضہ علاقوں میں مسلمان آزادی سے بالکل محروم ہیں سرکاری خط وکتابت پر سخت نگرانی ہوتی ہے ترکی اخبارات پر سخت احتساب قایم ہے اور ترکوں کا جان ومال یونانی بدمعاشوں کے ہاتھوں ہر وقت خطرہ میں ہے۔ انقلابی واقعات جو سمرنا میں وقوع پذیر ہوئے ہیں وہ تمام غیر ملکی گواہ اور اتحادیوں کی بحری سپاہ کی نظروں کے روبرو ہوئے ہیں اسلئے ہم انکا اعادہ کرنا یہاں غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ علاوہ بریں یونانیوں نے جملہ خط وکتابت کو روکنے کی ترکیبیں کی ہیں جنکے باعث ہم یونانی حیوانی جرائم کی تفصیل بھی پوری پوری نہیں حاصل کر سکتے۔ اس عرضداشت میں ہم صرف ان واقعات کا مختصر خلاصہ پیش کرنے کی جرأت کرینگے جو بورنابات، الوسیکا، جو ماملویسی

اثنار قبضہ میں گورنمنٹ کی الماریوں، آہنی صندوقوں اور دروازوں کے قفل توڑے گئے اور
اشیاء محمولہ کو نوٹوں کی تلاش میں نکالکر بکھیر دیا گیا۔ اسکے علاوہ ملازمان گورنمنٹ کے پاس جو کچھ
بھی تھا یہانتک کہ انکے کپڑے انکے اور کوٹ اور دیگر اشیاء چھین لی گئیں۔ والی سے
لیکر ادنی محرر تک سب کو بیحرمتی کے ساتھ گودی ہنکا دیا گیا۔ ان کے ہاتھ بلند کرا رکھے
تھے اور انکو موت کی دھمکی دیکر حکم دیا جاتا تھا کہ وہ زمیتوز بیز یلو کے نعرے لگائیں ہر قدم پر
انکو سنگینوں اور بندوق کے کندوں کی ضربیں لگائی جاتی تھیں۔ مدارس کے معلموں کو پترس
جہاز پر اسی طرح لیگئے۔ تاکہ وہاں انکو نظر بند کردیں۔ جو افسر بارکوں میں موجود تھے انمیں سے چودہ
کو قتل کردیا گیا۔ دیگر اشخاص کرنل فتحی بے۔ نادر بے۔ فخر الدین آفندی، احمد بے، وغیرہ قتل کئے گئے
مدرسہ صنعت و حرفت کا طالب علم عمر ۳۰ احسان آفندی بنک اگری کول کے سامنے نہایت بیدردی
کے ساتھ قتل کردیا گیا، جدت محلہ کے سیر فروش احمد آغا کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے سنٹرل
دفتر پولیس کے ایجنٹوں کو سپاہیوں نے انکی چوکیوں میں وحشیانہ طریق پر ہلاک کرڈالا بنک اگری
کول کے سامنے نور الحسن آفندی پولیس سپرنٹنڈنٹ کی تکہ بوٹیاں کرڈالیں، اخبار حقوق البشر
کے مالک حسین رجب بے کو اسکے مکان کے اندر ذبح کرڈالا، اخبار قولو کے دو چھاپنے والے لڑکے
مارڈالے گئے، رفیق آفندی ملٹیری پولیس مین کو دہلا دینے والے طریق سے قتل کیا گیا۔ سرکاری
عمارتوں کے سامنے ملٹیری میں آٹھ شخص مرد و عورت (اور بچے) تہ تیغ کئے گئے، خالد آفندی افسر
پولیس کو ہلاک کیا گیا، صغیر حسین اور غواص احمد مسمی اسکو نا ماریا ہٹی کے بیٹے (آرایش خانہ کا
مالک) کا نشانہ بنے، تقریبًا پچاس مسلمان کشتی والوں کو، ایک دوسرے سے زنجیر میں باندھکر سمندر
میں غرق کردیا گیا، اور انکی اور بہت سے دیگر اشخاص کی لاشیں لب ساحل تلف کردی گئیں
محال تلملک کا محصل ٹیکس نوری بے سنگینوں سے چھید اگیا انجام کار وہ پچاس زخموں کے صدمہ سے

[illegible]

بیحرمتی کیگئی، مندرجہ ذیل مکانات دوکانات ہوٹل تھیٹر اور کارخانوں کو لوٹا اور جلایا گیا، تھیٹر بیری، ہوٹل عسکری، حانڈو ویلا زیدی ہوٹل ابولولو محمد، احمد راغب کتب فروش، ابراہیم حقی کی ڈائری، دواخانہ شیغو، کلب گھر فورڈ وروٹ، حقمق جی یاشی ہاں کا کلب گھر، حاجی حافظ مصطفےٰ جوتے فروش کی دوکان اسمٰعیل آفندی کا قہوہ خانہ اور اسکا مکان واقعہ قرہ لوشی تاش جی عثمان آفندی کی دُکانیں حاجی حافظ فکری سلانیک کے حافظ حسین کی دُکانیں اعلیٰ شہری کا بازار خفی استاد جوتہ بنانے والے کی دُکان، حصار اور بلوق باشی مساجد کی قالین اور سجادے، دفتر راہداری کے مقابل مستحفظ افسروں کی تفریح گاہ، اور دولت بازار میں توفیق گھڑی ساز کی دُکان، واقعہ آراستہ اور عدالت قدیم کے سامنے مسلمانوں کی اکیس بیا دُکانیں، قریش جی جہاں بے کی دُکان، کلیدی سپرنٹنڈنٹ پولیس محمد آفندی کا مکان دیبک باشی میں ایجنٹ مصطفےٰ کا مکان، علی حیدر کی دکان، اعلیٰ بے میں حسین بے افسر مردم شماری کا مکان، کرانش میں نوری بے کے مکان کی ایک اینٹ بھی کھڑی نہیں رکھی اور اور خوص پٹے میں حافظ محمد آفندی گھڑی ساز کے مکان کا بھی یہی حشر کیا۔ انیز مرحوم حاجی زید حار بے کے مکان کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا، قرنطینہ میں لفٹنٹ کرنیل طاہر بے اور کپتان حلمی بے کے مکانات کی اینٹ سے اینٹ بجادی، محلہ مکتوب جی میں سابق کا مکان در ولایت احمد بے کے مشیر کا مکان ڈھادیا، اقرجلی زیدہ حاجی لبقیر آفندی کا مکان اور دُکان انوزی بے سابق ناظم بندیخانہ کا مکان، حسین رفعت بے کا مکان واقعہ بوزیاقہ محلہ اشرف پاشا کے جملہ مکانات اسلحہ کی تلاش کے حیلہ سے مسمار کردیے گئے، محلہ فراق میں ڈاکٹر محمد علی و آسد نظیر و شفقت و خواد آفندی اور ڈاکٹر جودت کے دواخانے بھی تباہ کردیے۔

۱۶ ارمئی سنہ ۱۹ءکو بورنایات میں دنیبزیلیوں کے غیظ و غضب کی آگ مسلمان آبادی پر بھی

جن کے مکانات جلائے گئے۔

ڈاکٹر غالی بے پنشنر میجر تحسین بے، احمد آفندی، ساکن ہنگ آگری قول پنشنر حسین حسینی آفندی، ایدنلی قریفی، نوری بے وغیرہ، ان اشخاص کے نقصانات کی رقم پانچہزار ترکی اشرفیاں ہوتی ہیں۔

غالب کی زوجہ اور دختران کے جسم سے وہ زیورات اور قیمتی جواہرات جو وہ پہنے ہوئے تھیں بڑی بیدردی سے چھین لیئے گئے، مویشیوں کی کثیر تعداد اور بھیڑوں کے گلے چھین لیئے گئے اٹھارہ ہزار اشرفیوں کے قیمتی آلات کاشت توڑ پھوڑ ڈالے گئے، باشندوں میں سے مسمی صدیق پچپن سالہ و مسمی حاجی عمرانولو حسین پینتالیس سالہ کو جان سے مار کر ایک کنوئیں میں پھینکدیا گیا، دیباغ علی اور پانچ سپاہی جن کی شناخت پالاموت میں نہو سکی اور کاریگر علی و حاجی محمد آغا مکفرف کو قاتلوں نے گولی سے مار دیا، کریٹ کا باشندہ امین اور اسکے بیٹے محرم کے گلے میں رسی باندھکر گھسیٹا گیا اور ان کی لاشوں کو ایک کنوئیں میں ڈالدیا گیا پالاموبھ میں مرجان اور شعبان حسین کو شدید زخمی کیا گیا، ان کے علاوہ چودہ دیگر اشخاص کو آتشیں اسلحہ سے مارا گیا۔ اتوار کے روز یونانی کمانڈنٹ کے حکم سے عیسائی گرجاؤں میں دعائیں مانگنے سے قبل دکانیں کھولنے کی ممانعت کردی گئی۔

۳۔ غوری جی اور جمعہ اویسی دیہات کے علاقے لوٹے اور جلائے گئے۔ وہاں کے باشندے اپنے اپنے گھروں کو چھوڑ کر ہجرت کر گئے ہیں۔

۴۔ یٹیف میں ایک مفرور مجرم مسمی قساروس جسکو قتل اور دیگر جرائم کی پاداش میں پندرہ سال قید کی سزا ہوئی تھی۔ آج یونانی وردی میں نظر آتا ہے اور اسکو معہ اسکے چند جرائم پیشہ ساتھیوں کے یونانیوں نے قیام امن وسکون کی خدمت سپرد کی ہے۔ ان قزاقوں کے ہاتھوں

سات مسلمانوں کو ان بیدردوں نے گرفتار کر کے تین روز تک بے آب و دانہ رکھا۔ جو یونانی سپاہی ایندھن کی تلاش میں بھیجے گئے تھے انھوں نے قراشام موضع کے مکانات گرا کر ہیزم و سوختہ فراہم کر لیا۔

۵۔ ودرلا میں یونانی سپاہیوں کی بدسلوکیوں سے ایک شخص مسمی محمد جان بحق ہو گیا۔ قریہ کے بہت سے مکانات لوٹے گئے اور نواح دیہات کے مکانات آگ کی نذر کئے گئے۔

۶۔ سیری حصار میں چندار ما اور افسروں کو یونانی مدرسہ میں اور سماگم کے مکان میں علی الترتیب تین روز تک مقفل رکھا۔ اسکے بعد انکو پیدل سمرنا بھیجدیا گیا۔ تلاش اسلحہ کے لئے حیلہ ہی باشندوں کو قید کیا گیا اور پیٹا گیا۔ مشاہیر محمد بے و بہجت آفندی کے ساتھ تمام راستہ سمرنا تک بد سلوکی کیگئی جہاں ابتک وہ قید میں ہیں۔ موخر الذکر دو خان کی جماعت کا ممبر ہے اسکے پاسبانوں نے اسکا خوب مذاق اڑایا۔ اور دورلا کی گلیوں میں اس سے زبردستی جھاڑو دلوائی۔

۷۔ ان بے رحمیوں بے دردیوں اور بے عزتیوں پر ہی قناعت نہیں کیگئی۔ بلکہ آزادی ایمان کو بھی ٹھکرایا گیا۔ اور سفاکوں نے مسلمانوں کو تبدیل مذہب پر مجبور کیا۔ ہم اس سلسلہ میں خولہ کے قراقول کے پولیس مینوں کے نام بتا سکتے ہیں شفقت اور رمضان آفندی جن کے نام بدلکر لیفٹر اور ڈیمٹری رکھے گئے۔

جناب عالی۔ یہ واقعات جو ہم نے اوپر بیان کئے ہیں اور وہ جن کی اطلاعات ہمکو ہنوز نہیں پہونچی ہیں یہ وحشیانہ اور شرمناک افعال غیر ملکوں۔ اتحادی اخبار اور انکے کمانیوں کے (جنمیں اعلی امیر البحر کلراف بھی شامل ہیں) کی آنکھوں کے سامنے ہوئے ہیں اور ان سے ترکی آبادی کی تشویش اور تمنا حق بجانب ہوتی ہیں۔ جو اپنی عزت اور اپنی جان اور اپنے مال کو ہر وقت خطرہ میں دیکھتے ہیں یونانی پالیسی نے تھسلی کی ترکی آبادی کو بالکل ہٹا ڈالا جزیرہ کریٹ میں ایک ثلث سے ایک عشر کر دی اور ایسے قلیل عرصہ میں مقدونیہ میں آدھی آبادی

اسلیئے ہم حضور کی خدمت میں ملتمس ہیں کہ ان واقعات کو پیس کانفرنس کے علم میں لائیے اور توجہ دلائیے اور صاف صاف سمجھا دیجئے کہ مسلمان آبادی جو ولایت سمرنا میں ۸۰ فیصدی ہے یعنی اسکا عنصر غالب ہے وہ ہرگز ایسی صلح کو تسلیم و منظور نکریگی جسکی رو سے ان کو ان ممالک کے چھوٹے چھوٹے قطعہ سے محروم کیا جائے اور اسکو غیر منصفانہ طریق پر کسی اور قوم کو دیدیا جائے جو انکے درمیان بڑی بیرحم اور ناقابل برداشت ثابت ہو - حضور یہ فرمایش کرنے میں تمام ولایت کے باشندے بخوشی خاطر ہمارے مؤید ہیں اور یونانی مداخلت کی مخالفت سے انکی مرضی صاف طور پر ثابت ہے

نقل رپورٹ جنرل علی نادر پاشا

کمانڈنٹ چوتھی آرمی متعینہ سمرنا

بخدمت وزارت جنگ

مورخہ ۲۰ مئی ۱۹ء

۱- میں نے حضور کو اس سرکاری مراسلہ کی اطلاع بھیجدی ہے جو منجانب انگریزی امیر البحر کلتراپ بتاریخ ۱۴ مئی ۱۹ء بوقت ۹ بجے صبح میرے پاس پہنچی تھی اور جسمیں مجھکو اطلاع دیگئی تھی کہ آرمسٹس کے فقرہ ۷ کے بموجب اتحادی سپاہ سمرنا کے استحکامات پر قبضہ کریگی اس سے مجھے یہ بھی اطلاع ملی تھی کہ یہ فیصلہ باب عالی کے علم میں بھی لایا جاچکا ہے - حضور نے جواب دیا تھا کہ قدرتی طور پر ہمکو آرمسٹس کے فقرہ کی تعمیل کرنی چاہیے - اور ان متواتر افواہوں پر کان نہ دھرنا چاہیے جو سمرنا کے یونان کے الحاق کی نسبت گرم ہیں - ان افواہوں کو میں حضور تک پہنچانے میں بھی ناکام نہیں رہا تھا -

از مس کے فقرہ ۲ کے بموجب دول متحدہ کے اختیار سے سمرنا پر یونانی فوج قبضہ کریگی۔ بار برداری کے جہازات جو انکو لیجا ئینگے وہ کل صبح آٹھ بجے فوجوں کو جہازوں سے اُتارنا شروع کردینگے، سات بجے صبح سے یونانی ملاحوں کے دستے گودیوں پر قبضہ کر لینگے۔ کسی تاسف انگیز حادثہ اور غلط فہمی سے بچنے کے لئے تمام افواج متعینہ پاسپورٹ سوائے پولیس اور جندارما کی چوکیوں کے بارگوں میں جمع ہو جائیں۔ اور قابض سپاہ کے کمانڈنٹ کے فیصلہ کی تعمیل کریں بیرونجات جملہ رسل و رسائل روکنے کے لئے ایک انگریزی دستہ ڈاکخانہ اور تار گھر پر فوراً قابض ہو جائیگا۔

اس تحریر کے خاتمہ پر یہ دھمکی بھی درج تھی کہ اگر ضرورت ہووے تو اتحادی بحری سپاہ کے ذریعہ (جو اسوقت بندرگاہ میں موجود ہے) امن و سکون قایم کیا جاویگا۔ یہ معاملہ ۱۵ مئی ۱۹۱۹ء کو بوقت ایک بجے دوپہر کو حضور کے علم میں لایا گیا۔ اور فوراً مندرجہ بالا تحریر کے احکام کی تعمیل اور قیام امن کے احکام جاری کردیے گئے۔

۴- ۱۵ مئی ۱۹۱۹ء کو یونانی دستہ خشکی پر اُترا اور گیارہ بجے صبح کو بارگوں کی طرف کوچ کرتا ہوا روانہ ہوا۔ افواج کے آگے ایک بڑا یونانی جھنڈا دیسی یونانی اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے تھے جنھوں نے چاروں طرف سے انکو گھیر رکھا تھا اور ڈیٹو و مینز یلو کے نعرے لگاتے جاتے تھے۔ اور بے تحاشہ نعرہ مسرت بلند کر رہے تھے۔ یہ اسی تاریخ کا واقعہ ہے کہ جم غفیر سپاہیوں نے کوچ کرنا شروع کیا چھپن ویں ڈویژن کے دفتر بھرتی کی آرمی کور کے افسر اور جوان بارگوں میں تھے رسالہ کی رجمنٹ اور فوج کی کئی کئی جمعیتیں اپنی اپنی چوکیوں پر تھیں جنوبی کل چکا تھا۔ اور ٹرمیوے کی سڑک سے بارگوں کے گرد گھوم چکا تھا کہ اس اثنا میں ایک فیر ہوا یہ گولی غالباً کسی یونانی مظاہرین نے چلائی ہوگی اسپر یونانی فوج نے فوراً بارگوں کے سامنے اپنا پرا جما دیا۔ اور برابر فیر کرنے لگی وہاں سے تھوڑے ہی فاصلہ پر ایک ہلکی کلدار توپ لگادی اسنے بھی گولیاں برسانے میں شرکت کی

یہ سوچا کہ اس اشتعال وہ واقعہ کا منصوبہ پہلے سے غرض گانٹھ لیا گیا ہو گا کہ ترکی کی
انتظامی مشین کے پرزے کھول کر پھینک دئے جائیں، اور اس سے فائدہ اُٹھا کر امن پسند باشندوں کے
حقوق کو پامال کیا جائے۔ اور یہ خیال کرکے کہ اسکے تدارک کا طریقہ یہی ہے کہ فیر بند کرائے
جائیں۔ میں نے اس امر کی بہت سی کوشش کی، مگر ہماری ہر کوشش کا نتیجہ یہی ہوتا تھا کہ
فیر اور زیادہ زور سے ہونے لگتے تھے۔ آخری تدبیر میں نے یہ کی کہ ایک لمبے بانس میں سفید جھنڈا
باندھا اور اسکے پیچھے پیچھے میں بذات خود یونانی افواج کی طرف چلا تب میں نے یہ دیکھا
کہ افسران اور سپاہی دونوں سنگینیں تان تان کر ہم پر چڑھتے تھے۔ علاوہ ازیں یہ ثابت
کرنیکے لئے کہ ہم نے فیروں کا جواب بالکل نہیں دیا۔ اور شک و شبہ کیلئے کوئی گنجایش باقی
نہ رکھنے کی غرض سے میں اور میرے ساتھی غیر مسلحہ کردئے گئے میں وہاں ٹھیرا رہا میری موجودگی
(جو ادنیٰ درجہ کی شائستہ سپاہ کو بھی خاموش کردیتی) کا اُلٹا اثر ہوا اور وہ اس سے برافروختہ
ہوئے۔ اور کچھ دیر تک فیر جاری رکھے۔

ہم جسوقت سے ہمنے بارگوں کے پھاٹک سے قدم باہر رکھا تھا اُسوقت سے ہمارے خلاف
ایسے ناپاک جرائم گستاخیوں اور توہین کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا جسکی نظیر صفحہ تاریخ پر اب تک
نظر نہیں آئی، اور جسطرح یونانیوں نے ہماری عزت پر حملہ کیا اس طرح کسی گورنمنٹ یا سپاہی
کی عزت اور شوکت پر آج تک حملہ نہیں ہوا بلا کسی امتیاز درجہ اور رتبہ کے (جس میں میں
بھی شامل ہوں) غیر مسلحہ افسران پر بیہودہ گستاخیوں سے حملہ کیا گیا۔ سنگینوں اور بندوقوں
کے کندوں کی ضربیں مار مار کر انکی تلاشی لی گئی۔ جو چیز ان کے جسم پر ملی وہ چھین لی گئی۔
(رومال گھڑیاں۔ پاکٹ بکیں۔ ہلاس دانیاں۔ انگوٹھی چھلے۔ نقدی وغیرہ) ہمارے بہتوں
کی فوجی ٹوپیاں اُتار کر پھینک دی گئیں۔ ان کے ٹکڑے اڑائے گئے اور انکو روندا گیا اسکے بعد

بجائے اسکے کہ گندی گالیوں کو روکتے اور الٹا اپنے رویہ طرز عمل اور ٹھاٹ سے جہلا اور ان کے کم ظرف ساتھیوں کو اکسایا۔

۵۔ اسکے بعد ایک نہایت ہولناک نظارہ نہایت غیظ و غضب کے اظہار اور جور و ستم کی بوچھاڑ کا منظر تمام راستہ ہمارے پیش نظر رہا قبضہ کی سپاہ ہماری دونوں جانب صف بستہ تھی اور یونانی آبادی ریوالوروں سے مسلح بدرقہ پر فیر کرتی جاتی تھی اور ہر قدم پر افسروں کے لاٹھیاں خنجر اور جو کچھ ملجاتا تھا وہ مارتی جاتی تھی جو لوگ ان یونانی کشتیوں پر تھے جو بندرگاہ میں لنگر انداز تھیں یا مکانات کے چھجوں اور برآمدوں میں تھے یا قہوہ خانوں یا اور کسی جگہ تھے غرض تمام یونانی مسیحی یا یونانی سپاہی وہ سب اس دردانگیز سوانگ میں کم و بیش حصہ لے رہے افسروں کو مجبور کیا جا رہا تھا کہ وہ اپنے ہاتھ اٹھا کر زیٹو کے نعرے لگائیں بہت سے افسر اور سپاہی ان ضربات کے صدمہ کی تاب نہ لاکر بیہوش ہو گئے، مر گئے۔ یا مار ڈالے گئے اور اسلحہ سے زخمی ہو گئے۔ عین اور نٹیل ہنک کے سامنے ایک یونانی تارپیڈو کشتی کے قریب ہمپر زور کے فیر ہوئے یہ تمام واقعات غیر ملکیوں اور اتحادی بحری سپاہ کے افسروں اور ساتھیوں کی نظروں کے سامنے ہوتا رہا جو اسوقت وہاں موجود تھے۔ گو ہمارے نقصانات پورے طور سے تحقیق نہیں ہوئے تاہم چالیس مقتول اور ۷۰ زخمی باسانی گنے جا سکتے تھے مظلوموں میں چوتھی آرمی کور کے دفتر بھرتی کا افسر اعلیٰ کرنیل سلیمان فتح بے۔ اسٹاف کرنیل علی بے۔ بڑا ڈاکٹر لفٹنٹ کرنیل شکری بے اور چیف اسٹاف عبدالحمید بے اور بہت سے دیگر افسران شامل ہیں۔

۶۔ کشتیوں میں پہنچنے پر ۳۰ لفنگوں کو حکم ہوا کہ وہ افسروں کی تلاشی از سر نو لیں۔ انھوں نے جیسی کہ توقع تھی نہایت برے طریقہ سے سلوک کیا اور کوئی گستاخی توہین اور ذلت میں باقی نہ چھوڑا

[illegible] کی بدسلوکی اور [illegible] بعد میں چیف [illegible] عبدالحمید اور
چھپن ویں ڈویژن کا کمانڈنٹ پھر بارگوں میں لیجائے گئے۔ مطلب یہ تھا کہ قصبہ کے انخلا میں دو
گھنٹہ کے توقف کو پورا کر دیا جائے۔

۸۔ جو افسر جہاز میں باقی رہ گئے ان کو کیڈٹ برج دوسرے درجہ کے کمروں میں پہنچا دیا گیا۔
ان کمروں میں زیادہ سے زیادہ تیس آدمیوں کی گنجائش تھی۔ مگر ان میں ڈیڑھ سو کے قریب
افسر اور پولس مینوں اور شہریوں کی کثیر تعداد (جو کہ گرفتار کر لئے گئے تھے) ٹھونس دی گئے اڑتالیس
گھنٹے یعنی دو دن تک جسکے بعد اتحادی افسر آئے ہیں۔ ایک دانہ بھی خوراک کا ان لوگوں کو
نہیں دیا گیا۔ اسکے بعد بھی صرف سوکھی روٹی پنیر کے ٹکڑے اور چند انجیریں دی گئیں۔ زخمی
افسروں کی مرہم پٹی بڑی لاپروائی سے کیگئی اور ایک افسر جسکی حالت بہت نازک تھی دو
روز تک بغیر مرہم پٹی اور بلا خبر گیری کے پڑا رہا۔ صرف ہر تیسرے یا چوتھے گھنٹے جب ان کو جہاز
کی چھت کے اوپر بلایا جاتا تھا تو اسوقت چند لمحوں کے لئے ان کو تازی ہوا سانس لینے کیلئے
ملجاتی تھی ان افسروں کی جماعت نے جو اپنی نظر بندی کے دوران میں ہولناک مصائب برداشت
کئے ہیں وہ سب آپ کے خیال کے لئے قلم انداز کرتا ہوں۔

۹۔ ہماری متواتر کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمنے ۱۵ مئی ۱۹ء کو ان افسروں کو اس
مصیبت سے نجات دینے کا بندوبست کیا۔ اور ان کی بارگوں میں واپس پہنچایا جہاں سے چند
گھنٹے بعد متاہل جوان کو یونانی فوجی حکام سے پروانہ حاصل کرنیکے بعد اپنے گھروں کو جاسکے
اور جن کی شادی نہیں ہوئی تھی وہ بارگوں میں رہے۔

۱۰۔ ذیل میں ان واقعات کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے جو بارگوں اور دیگر فوجی عمارتوں
میں ہوئے ہیں۔

تمام بارگوں پر حملہ ہوئے اور چوریاں ہوئیں آرمی کور کے آہنی صندوق چھینوں ڈویژن

...افسروں اور سپاہیوں کا تمام سامان چرا لیا گیا۔

۱۱- جو فوجوں کی جمعیت بارگوں کے باہر تھی ان کے سپاہیوں اور افسروں کو علیحدہ علیحدہ گرفتار کر لیا گیا۔ پیٹا گیا توہین کی گئی۔ ان کو لوٹا گیا اور اسی طرح ان کے دفتروں کی الماریوں کو غارت کیا گیا۔

۱۲- افسروں کا اس طرح سے تار تار اُتار لیا گیا ہے اور وہ بالکل مفلس ہو گئے ہیں اسکے علاوہ ان میں سے بیشتر کے مکانات کو بالکل جلا ڈالا ہے افسروں اور خاندانوں کی بیعزتیاں ہی یونانی غولوں کے ہاتھوں ہوئی ہیں۔ جسکا نتیجہ یہ ہے کہ سمرنا کے تمام افسر آج خالی ہاتھ خانہ ویران اور نہایت دُکھیا محتاج اور زدہ حال ہیں۔

۱۳- ایلولیق ہغنیسی ایدین سوپ اور اناطولیہ کی رجمنٹیں جو میرے کمانڈ میں تھیں ابتک مجھسے خط و کتابت نہیں کر سکی ہیں جسقدر جلد مجھ سے ہو سکیگا میں ان کے حال کی آپ کو اطلاع دونگا۔ میں ہوں حضور عالی آپ کا نیاز مند۔

علی نادر پاشا

مساجد اور مذہبی عمارات جنکو یونانیوں نے بیحرمت کیا

منیسہ کی مذہبی عمارات اور مساجد جنکی تعداد ۱۵۰ ہے یونانی فوج نے ان سب کو بیحرمت اور منہدم کیا ہے ان کے دروازے توڑ ڈالے اور قالین اُٹھا لیگئے۔ دیواریں گرا دیں اور مساجد مسمار کر دیں۔

۱- آق مسجد	۵ جامع ایاز پاشا	۹- جامع مرادی	کی خانقاہ
۲- دل جگر	۶- دیری مسجد	۱۰- سرویلی مسجد	۱۳- قبرستان
۳- مسجد حجہ جلاء	۷- مسجد نقلی زادہ	۱۱- جامع خیال	
۴- جامع گنزی	۸- گوکتی جامع	۱۲- شیخ صنعانی	

ذیل میں مختلف بیانات سے واقعات منضبط کر کے مختصراً لکھے جاتے ہیں

(۱) یونانی سپاہی رات کو مسلمانوں کے گھروں میں گھس جاتے تھے اور وہاں عورتوں اور نوعمر لڑکیوں سے زنا بالجبر کر کے قتل کر دیتے تھے اور جسقدر مال ملتا تھا لوٹ لے جاتے تھے۔ (بیان گورنر ایدن)

(۲) عام اعلان کیا کہ تمام غیر مسلم ترکی ٹوپی نہ پہنیں۔ جسکا مطلب یہ تھا کہ قتل کے وقت صرف ترکی ٹوپی پہننے والے (یعنی مسلمان) ہی ذبح کئے جاویں۔

(۳) ایدن کے اسلامی محلوں میں نل بند کر دئے تاکہ آگ جو مکان میں لگائی جاوے اُسکو وہ لوگ نہ بجھا سکیں۔

(۴) محلہ جمعہ میں اذ علو سلیمان کو انکی بیوی سمیت قتل کر دیا۔

(۵) آق مسجد میں ایک ترک خاتون زلیخا خانم کو ہلاک کر دیا۔

(۶) حاجی محمد آفندی کی بیٹی عائشہ کو قتل کر دیا۔

(۷) محلہ جمعہ میں ایک کوئلہ والا۔ اپنے جلتے ہوئے مکان سے ۶۰ سال کی ضعیف ماں کو پیٹھ پر لاد کر جا رہا تھا کہ یونانی سپاہیوں نے سنگینوں سے قتل کر دیا۔

اسنیک

(۸) اسنیک میں امیر علی چاؤش۔ احمد اذ علو۔ احمد علی عثمان۔ ابراہیم بیرام کو قتل کر دیا۔

(۱۰) اسپیلک کی اکثر مسجدیں اور خانقاہیں مسمار کر دیں۔ تمام عورتوں کو بلا لحاظ سن و سال بے حرمت کیا۔

(۱۱) محلہ اشرف زادہ اعلیٰ اور بیلر کے ۴۵ مکانات جلا دیئے اور مکانات کو لوٹ لیا

(۱۲) حاجی مصطفےٰ کی ۷۰۰ اور قیوم مصطفےٰ کی ۲۰۰ بکریاں لے گئے محمد حاجی موسیٰ احمد یونس صالح اور مہاجر محمد کو گرفتار کر لے گئے۔

(۱۳) میمہ پر قبضہ کیا اور اُسے برباد کر دیا اور اسی قریہ کی ایک مسلمان خاتون فاطمہ ہجرت کر کے آئی ہیں اُن کا داہنا پستان کاٹ لیا گیا ہے۔

(۱۴) کفری حصہ عملیک کے تمام گاؤں اور شہر جلا دیئے۔

(۱۵) کفری حصار کی ایک خوبصورت مسجد میں انھوں نے کئی ہزار مسلمان مردوں اور عورتوں بچوں کو بند کر کے آگ لگا دی اور جو لوگ دروازوں کے جلنے کے بعد آگ سے بچکر باہر نکلے اُن کو ان وحشیوں نے گولیوں سے مار ڈالا۔

ایدن کے واقعات

(۱۶) لطفی آفندی کے گھر میں آگ لگی اُنکی بیوی اور والدہ اپنی چھوٹی بچی کو لیکر بھاگنے لگیں انکو یونانیوں نے گولیوں سے ہلاک کر دیا۔

(۱۷) حافظ بن محمد اسمٰعیل آفندی کو انکے گھر میں شہید کیا اور مکان میں آگ لگا دی۔

(۱۸) محلہ جمعہ میں ایک باورچی محمد کی بیوی اور بیٹی کو عصمت دری کر کے سنگینوں سے مار ڈالا۔

(۱۹) محلہ جمعہ میں محمد آفندی تاجر کی بیوی کو بے حرمت کر کے مار ڈالا۔

(۲۰) محلہ طرزی لر کی ایک عورت کا ہاتھ قطع کر کے اُسکے اندام نہانی میں داخل کر دیا

اور اُسکا ایک پستان کاٹ کر اُس کی [illegible]

(۲۱) علی آفندی کے دونو جوان بیٹوں جمال، صاغب آنکھیں نکال لیں اور ان کو شہید کر کے اُن کی لاشیں جلتے ہوئے مکان میں ڈالدیں۔

(۲۲) ڈاکٹر اسمٰعیل بے کو اُن کی بیوی اور بچوں سمیت گرفتار کر لیگئے ایک بچہ کی عمر دو سال اور دوسرے کی ۵ سال تھی ایک جماعت وحشی یونانیوں نے اُنکی عصمت مآب خاتون کے ساتھ زنا بالجبر کیا۔ اُسکے بعد والدین کے سامنے بچوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔

(۲۳) حسین آفندی کی بہن کو بے حرمت کیا اور اُس کے بعد ذبح کر دیا۔

(۲۴) اسمٰعیل آفندی کی بیوی کو بیحرمت کر کے اُن کو معہ بچوں کے قتل کر ڈالا۔

(۲۵) حاجی یحییٰ آفندی کے گھر کو یونانیوں نے لوٹ لیا اور اُسکے بعد اُنکو معہ بیوی کے قتل کر ڈالا۔

(۲۶) ہوٹل ڈی سمرنا کے مالک احمد آفندی کے گھر میں جب آگ لگی اُن کی بہن وہاں سے بھاگیں لیکن یونانیوں نے سنگینوں سے اُن کو ختم کر دیا۔

(۲۷) محلہ قمر کے دو شخص عیدی آفندی۔ اور دانا محمد کو گھر دل سے پکڑ کر اُن کی آنکھیں نکال لیں۔ ناکیں کاٹ ڈالیں۔ کان اُڑا دئے۔ اُنکے چہروں پر کی کھال چاقوؤں سے کھرچی اور پھر اُن کو سنگینوں سے شہید کیا۔

(۲۸) حاجی سلیمان۔ جمال قادری۔ اذعلو سلیمان کو معہ اُن کی بیوی کے قتل کر دیا۔

(۲۹) لفٹنٹ ضیا بے عدلی کو ان کے بھائی کے ساتھ شہید کیا اُن کو بیوی کو زبردستی عیسائی کر کے اُن کا نام میری رکھا۔ اور پھر اسلام پر قایم رہنے کی وجہ سے اُن کے ساتھ زنا بالجبر کر کے انہیں قتل کر دیا۔

(۳۰) محلہ دوکان یوتو میں حافظ امین آفندی۔ اور حافظ احمد آفندی کو شہید کر دیا۔

(۳۱) اسی محلہ میں محمد آفندی تماجی کی بیٹی اور بیوی کو بے حرمت کیا اور قتل کر ڈالا۔

(۳۳) بیجاری نے ایک عرب درویش کو شہید کیا۔

(۳۴) سپارٹا کے ایک مہاجر کو معہ ان کی بیوی اور شیر خوار بچے کے آگ سے بھاگتے ہوئے قتل کر ڈالا۔

(۳۵) افیسر محکمہ جنگلات عارف بے کے گھر کا شاندار دروازہ بم سے اڑا دیا اور خود انکو شہید کر دیا

(۳۶) ایک ترک خاتون عائشہ خانم کے گھر میں بہت سے یونانی اس مقصد سے آئے کہ انکی لڑکی (جو بہت حسین تھی) کو بھگا لے جائیں۔ مگر اُس کو وہاں نہ پایا اور عائشہ خانم کو قتل کر ڈالا۔

(۳۷) ایدن کی عدالت مذہبی کے سر رشتہ دار مصطفےٰ آفندی نے دیکھا کہ دو یونانی حاجی یحیی آفندی کے گھر میں گھس گئے اُن کی بیوی اور کمسن بیٹی کو اپنی سنگینوں سے ہلاک کیا اور ایک ٹوکری میں زیور اور قیمتی سامان اور صندوقچہ میں نوٹ اور روپیہ بھر کر لے گئے۔

(۳۸) علی زیدی کو قتل کر کے اُن کا گھر جلا دیا۔

(۳۹) شاکر طرین صالحہ کی عصمت دری کر کے انہیں قتل کر دیا۔

(۴۰) محمد آفندی کو اُن کے پورے خاندان کے ساتھ قتل کر ڈالا۔

(۴۱) محلہ چکورت میں محمد بن حاجی صالح۔ آمنہ خانم۔ حکیم گنیولیتی۔ خدیجہ خانم۔ حسن چاوش کو قتل کر کے جلا دیا۔

(۴۲) محمد بن حسن اذعلو کو معہ اُن کے دو بیٹوں اور ایک بیٹی کے مار ڈالا۔

(۴۳) محمد بن شاکر اور انکی بیوی فاطمہ بنت بنی زاہرہ۔ محلہ چکورت میں سلیمان آفندی محلہ قمر میں سلیمان اور انکی بیوی اور انکی بیٹی اور بیٹوں کو حسین بن دخلی حسین اور فاطمہ کو جو ناب ابراہیم کو محلہ جمعہ میں عائشہ اور محمد آفندی کی بیوی کو قتل کر ڈالا۔

گھر میں پھینک دیا۔

(۴۵) جگرادغلو علی اُن کی بیوی اور بیٹے داماد کو قتل کرکے جلا ڈالا۔

(۴۶) نوری آفندی کو قتل کرکے اُن کے جلتے ہوئے گھر میں پھینک دیا۔

(۴۷) محلہ چکورت کے حفیظ آفندی کو اُن کی بیوی اور اُن کے چھ بیٹوں (مصطفےٰ تاگر عثمان۔ یزدگانلی۔ احمد چاوش۔ ابراہیم۔ غوث محمد) سمیت اور مصطفےٰ آفندی کو ان کی بیوی اور ایک لڑکے کے ساتھ قتل کرکے آگ میں جلا دیا۔

(۴۸) عائشہ۔ وداد۔ حسینہ تین نوجوان لڑکیوں کی عصمت دری کرکے قتل کر ڈالا اور اُن نعشوں کو چیر ڈالا۔

(۴۹) چالیس سے زیادہ عورتوں کو ایک جگہ جمع کرکے چاندماری کی جس کی وجہ سے کثیر حصہ مرگیا۔

(۵۰) امین آفندی۔ احمد آفندی۔ مصطفےٰ آفندی۔ احمد خانم اور ایک لڑکی کی لاش قنپیر میں ٹکڑے ٹکڑے ملے۔

(۵۱) حافظ خلیل آفندی اپنی بیوی بچوں کو آگ سے بچا کر بھاگے۔ یونانیوں نے اُن پر گولی برسائی۔ جو اُن کے سات سال کے لڑکے کے بازو میں لگی اور وہ گر پڑا۔ اُن کی گیارہ سال کی بیٹی لطیفہ کے ایک گولی لگی اور وہ بھی گر پڑی۔ آخر بڑی مشکل سے یہ ان بچوں کو اُٹھا کر بھاگے اور چھپ گئے پوتیزلی کے شفاخانہ میں زیر علاج ہیں اور ان کو فرنچ کمانڈر لیبان نے دیکھا ہے۔

(۵۲) گل باغچہ کے قریب ...... نے وکیل کی بیوی اور بیٹی کی عصمت دری کرکے زیور اور کپڑے اُتار لیگئے۔

(۵۵) جن تاجروں نے یونانیوں کے مقرر کردہ نرخ پر بیچنے سے انکار کیا اُن کو گرفتار کر لیا۔

(۵۶) حاجی حافظ عربی۔ اپنے انگور کے باغ سے آ رہے تھے کہ اُن کو اُن کے مکان کے سامنے گولی ماردی۔

(۵۷) نازلی کو خالی کرتے وقت جن مسلمان رؤساء کو یونانی گرفتار کر کے لائے تھے اُن کو کیوتک میں ایک جگہ کھڑا کر کے چاند ماری کی ان میں سے ۳۸ شہید ہوگئے زخمی ہوکر گر پڑے۔

(۵۸) یونانی گورنر ۲ مصاحبوں کے ساتھ جارہا تھا اُسنے چند سپاہیوں کو دیکھا کہ ایک ترک علی آفندی کو انھوں نے مار ڈالا ہے۔ اسپر گورنر صاحب کے حکم سے مصاحبوں نے سپاہیوں کو بلاکر انعام دیا۔

(۵۹) اربطی سے آتے وقت یونانی فوج نے ۸۰ مسلمانوں کو مار ڈالا چند کو ریل میں سے پھینک کر اور چند کو ریل ہی میں۔

(۶۰) قرہ پونار میں آگ کے دن اُنھوں نے آٹھ بوڑھے آدمیوں کو پکڑ لیا جو آگ سے بچکر بھاگ رہے تھے اور اُنھیں ایک جلتے ہوئے مکان میں دھکیل دیا۔

(۶۱) قریہ دلیماغ کے مصطفے آفندی کی بیوی زہرا خانم اور ان کی بیٹی عصمت خانم کو پکڑ کر لیگئے اور اُسکے بعد ان غریبوں کا حال معلوم نہوا۔

(۶۲) یونانیوں نے بڑے بڑے مکانوں پر آتش افروز بم مارے جن سے وہ بالکل برباد ہو گئے

سیٹھ چھوٹانی پریسیڈنٹ آل انڈیا خلافت کمیٹی کا تازہ تار لندن سے مختصر اقتباس۔ ترکی وفد کی گفتگو سے جو حالات تھریس سمرنا اور اناطولیہ کے مصیبت زدوں کے معلوم ہوئے ہیں وہ سخت دل خراش دل ہلا دینے والے ہیں میرے پاس الفاظ

دعوت عمل

حضرت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کے زبردست مضامین

مسلمانوں کے تنزل کا حقیقی علاج بتایا ہے۔ ۸ر

مجموعہ مضامین مولانا ابوالکلام صاحب آزاد۔ ہندوستان کی آزادی گورنمنٹ کی پالیسی مسلمانوں کے طرز عمل پر حضرت مولانا کے زبردست مضامین کا مجموعہ ... قیمت ۱۲ر

بائیکاٹ۔ یورپین اشیاء کے بائیکاٹ پر مولانا ابوالکلام صاحب کا زبردست مضمون۔ قیمت ... ۱ر

اتحاد اسلامی۔ مولانا ابوالکلام صاحب کی معرکۃ الآرا تقریر جو پانچویں مرتبہ چھپی ہے۔ ۳ر

خطبۂ صدارت مولانا محمد علی صاحب۔ دہلی کانفرنس اور لکھنؤ خلافت کانفرنس کا خطبۂ صدارت۔ قیمت ... ۵ر

تقریر مدراس۔ مولانا محمد علی صاحب کی مدراس والی مشہور تقریر معہ گفتگو نامہ نگار اخبار پینڈنٹ ورائے مہاتما گاندھی۔ قیمت ۲ر

خون حرمین۔ پسندکردہ آل انڈیا خلافت کمیٹی — مدینہ منورہ کے محاصرے کے حالات۔ غلاف کعبہ کا جلنا روضہ اقدس پر توپوں اور ہوائی جہاز سے گولہ باری۔ ایک ماہ میں تیسری مرتبہ چھپی ہے۔ قیمت ... ۸ر

تقاریر مولانا محمد علی۔ مولانا محمد علی صاحب کی تمام تقریریں امرتسر، دہلی، پیرس، کلکتہ کی تقریروں کا مجموعہ۔ قیمت ۸ر

تم مسلمان جو گذشتہ زمانے میں اپنے بھائیوں کی

تکالیف دور کرنیکے لئے ہر قسم کی قربانی کرتے تھے

کیا آج اتنا بھی نہیں کر سکتے کہ سمرنا کے مظلوم اور مصیبت زدہ

مسلمانوں کو روپیہ سے مدد دو۔ تم میں اگر اسلام

کی حمیّت ہے تو آج ہی جسقدر روپیہ ہو سکے اپنی مقامی

خلافت کمیٹی یا پراونشل خلافت کمیٹی میرٹھ

میں بھیجدو۔ وَجَاهِدُوا بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ

فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ (۸-۲۷)

اپنے مال اور اپنی جان سے راہِ الٰہی میں دفاع اعدا

کے لئے کوشش کرو